کتاب نما

تاریخِ علوم میں تہذیبِ اسلامی کا مقام: ڈاکٹر فواد سیزگن - ترجمہ: ڈاکٹر خورشید رضوی۔
ناشر: ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد - صفحات: ۲۴۸ - قیمت: ۱۵۰ روپے۔

بیسویں صدی کے بعض اہل مغرب نے تاریخ علوم میں مسلمانوں کی خدمات کا بہت حد تک اعتراف کیا ہے، مگر اس امر کی ضرورت باقی تھی کہ کوئی وسیع النظر اور صاحب بصیرت مسلمان عالم خالصتاً علمی اور غیرجذباتی انداز میں اہل اسلام کی ممتاز علمی خدمات کا تفصیلی جائزہ لے۔ اس کام کا بیڑا ترکی کے نامور عالم فواد سیزگن SEZGIN نے اٹھایا۔ ۲۵، ۳۰ برس کی محنت شاقہ کے بعد اب تک وہ "تاریخ التراث العربی" کے زیر عنوان نو ضخیم مجلدات تیار کر کے شائع کر چکے ہیں۔ ۱۹۷۹ میں ڈاکٹر فواد سیزگن کی علمی خدمات کے اعتراف کے طور پر انھیں شاہ فیصل ایوارڈ دیا گیا اور انھوں نے حکومت سعودیہ کی دعوت پر ریاض جاکر تاریخ علوم عربیہ و اسلامیہ پر عربی میں ۱۴ لیکچر دیے جو بعد ازاں فرینکفرٹ سے شائع ہوئے۔ ان کا اردو ترجمہ ہمارے پیش نظر ہے۔

ڈاکٹر فواد سیزگن نے پہلی مرتبہ خالص علمی انداز میں مختلف علوم میں مسلمانوں کی خدمات کا نہایت چھان پھٹک کے بعد جائزہ مرتب کیا ہے اور طب، کیمیا، ریاضیات، فلکیات اور آثار علویہ میں مسلمانوں کی نہایت قابل قدر خدمات کو آئینہ کرنے کے ساتھ ساتھ عربی اور اسلامی علوم کے یورپ کی تحریک احیا پر اثرات 'کتاب الاغانی کے مآخذ' قدیم عربی شاعری --- حقیقت یا افسانہ 'عربی و اسلامی علوم میں اسناد کی اہمیت اور اسلامی ثقافت میں جمود کے اسباب جیسے موضوعات سے بھی اعتنا کیا ہے۔ ان خطبات میں اجمالاً ہی سہی، انھوں نے بعض ایسے حقائق بیان کیے ہیں جنھیں ان کی "اولیات" قرار دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اکثر محققین کے علی الرغم ان کا موقف یہ ہے کہ اسلام میں فکری و علمی نتیجہ خیزی پہلی صدی ہجری ہی میں شروع ہو گئی تھی۔ اسی طرح انھوں نے اس خیال کی نفی کی ہے کہ تاریخ علوم میں یونانیوں کو اولیت حاصل ہے۔ ان کے خیال میں یونانیوں کا مقام تاریخ علوم کے وسط میں متعین ہوتا ہے نہ کہ اس کے آغاز میں۔

ڈاکٹر سیزگین کے یہ خطبات اس اعتبار سے بھی بے حد چشم کشا ہیں کہ اس میں مسلمانوں کی دیگر اقوام سے فیض اندوزی کے ساتھ ساتھ بعض افراد و اقوام کی سرقہ شعاری کو بھی طشت از بام کیا گیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ لاطینیوں نے مسلمانوں کے علوم سے استفادہ کیا مگر مسلمان علما کی کتب سے اخذ کردہ حقائق کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔ حد یہ ہے کہ مسلمانوں کی پوری پوری کتب کو اپنی زبانوں میں ترجمہ کر کے انھیں ارسطو اور جالینوس وغیرہ کی تصانیف مشہور کر دیا۔

ڈاکٹر خورشید رضوی نہ صرف ادبیات عربی کے فاضل ہیں بلکہ اردو کے بھی ممتاز ادیب ہیں اور ان دونوں زبانوں پر حاکمانہ قدرت رکھتے ہیں۔ ان جیسا عالم ہی ایک ایسی فکر افروز مگر مشکل کتاب کے ترجمے سے عہدہ بر آ ہو سکتا تھا۔ انھوں نے اکثر و بیشتر نہایت رواں اور لائق مطالعہ ترجمہ کیا ہے مگر انھوں نے اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی التزام ہے کہ ترجمہ بہرحال ترجمہ نظر آئے۔ چنانچہ کتاب میں عربی اسلوب کی چھاپ کہیں کہیں قائم ہے۔ انھوں نے فواد سیزگین کے بعض نتائج تحقیق سے اختلاف کیا ہے۔ اس ضمن میں "آثار علویہ کی تاریخ میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام" نامی مضمون پر ان کے حواشی لائق ملاحظہ ہیں جو ان کی وسعت نظر اور تعمق کی عمدہ مثال ہیں۔

یہ کتاب ہمیں ہمارے نہایت پر ارزش فکری ورثے کا شعور بخشتی ہے اور ہمیں اس فخر سے ہم کنار کرتی ہے جو مستقبل کی جانب پر اعتماد پیش قدمی کے لیے ازبس ضروری ہوتا ہے۔ کاش ہمارے ارباب تعلیم اس زندہ اور یقین افروز کتاب کے بعض مضامین کو اپنے نصابات کا حصہ بنائیں۔ (ڈاکٹر تحسین فراقی)

رسول ؐ رحمت تلواروں کے سائے میں حافظ محمد ادریس۔ ناشر مکتبہ احیائے دین، منصورہ، لاہور۔ صفحات ۳۴۴۔ قیمت ۹۰ روپے۔

مصنف موصوف تحریک اسلامی کے ان معدودے چند راہنماؤں میں شامل ہیں جن کے ہاں دینی و سیاسی اور دعوتی و تنظیمی مصروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی برابر جاری رہتا ہے۔ حافظ صاحب نے متعدد کتابیں تصنیف کرنے کے علاوہ بعض عربی کتابوں کے ترجمے بھی پیش کیے ہیں۔ اب کچھ عرصے سے ان کی توجہ سیرت طیبہ پر ہے۔ زیر نظر کتاب کا پہلا حصہ تقریباً ۲ برس قبل چھپا تھا، جس میں غزوہ بدر، احد اور متعدد چھوٹے چھوٹے غزوات اور سرایہ کے تفصیلی واقعات کے ساتھ ساتھ ان کے محرکات، پس منظر اور نتائج کو بھی بیان کیا گیا تھا۔ زیر نظر دوسری جلد میں غزوہ احزاب اور غزوہ بنو المصطلق کے علاوہ بئر معونہ، واقعہ رجیع، غزوہ ذات الرقاع، غزوہ دومۃ الجندل، غزوہ بدر ثانیہ،